REGISTERED. L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۲۲ اپریل ۱۹۱۰ء | نمبر ۱۶

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

امیشّروں کے واسطے

۱مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر

۲- علم الارض ۸ر +

۳- بائیبل کی تواریخ (بیبئی) ۱عہ ر +

۴- ٹھاکر کی مسیحی زندگی ۱۲ر +

۵- پاٹرشی ۶ر +

۶- معجزاتِ مسیح عہ ر +

۷- واعظیں از مسیحی اول و دویم و سویم عہر +

۸- مسیح ابن اللہ ۲ر +

۹- نجات کی تعلیم - ۱۲ر +

۱۰- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ر +

۱۱- مسیح کا نمونہ ۸ر +

۱۲- خاندانی فرایض ۱۲ر +

۱۳- اگسٹین کے اقرارات عہ ر +

۱۴- اثمارِ شیریں ۴ر و ۱۲ر +

۱۵- عیسائی مسافر عا +

۱۶- راہِ زندگی ۱۲ر +

۱۷- اصلاح تمدن ۵ر +

۱۸- اصلاح اخلاق ۴ر +

۱۹- ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +

۲۰- موازنہ مذاہب ۸ر + رومن

۲۱- گنجینہ اسلام ۸ر + رومن

۲۲- سمپردائے ۶ر و ۸ر +

۲۳- دینِ حق کی تحقیق ۳ر +

۲۴- میزان الحق ۴ر +

۲۵- کشف القرآن ۶ر +

۲۶- کشف الحقائق ۸ر +

۲۷- روح سے معمور زندگی ۴ر +

۲۸- طریق دعا

۲۹- بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیے

۳۰- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

۳۱- خدا کی ہستی ۱۲ر +

۳۲- حقیقتِ مسیح ۸ر +

۳۳- حیات مسیح ۱۲ر +

۳۴- الکنڈی ۱۲ر +

۳۵- القابِ مسیحی ۲ر +

۳۶- عقائد اسلامیہ ۱۰ر +

۳۷- اورادِ سیرت المسیح ۸ر +

۳۸- بائیبل کا الہام ۸ر ۱۲ر +

۳۹- گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ و حکومت ۸ر +

۴۰- مسیح کے خاص دوست ۸ر +

۴۱- راہِ نجات ۴ر +

۴۲- راحت القلوب ۲ر +

۴۳- عہدِ جدید ۸ر +

۴۴-حیات پولوس ۴؍+
۴۵-ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴؍+
۴۶-تاریخ مذہب ۸؍+
۴۷-تاریخ روم ۸؍+
۴۸-ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴؍+
۴۹-مشاہیر عالم ۴؍+

۲-خاندان کیلئے کتابیں

۱-تاریخ مصر ۸؍+
۲-مرقعہ روس ۸؍+
۳-یروشلیم کے آخری ایام ۸؍+
۴-مارکوپو- ۱۰؍+
۵-سکندر اعظم ۲؍+
۶-یونانی تاریخ ۶؍+
۷-انگلستان کے خانگی حالات ۶؍+

۸-رومتہ الکبرٰا ۶؍+
۹-سیر ہندوستان عہ؍+
۱۰-شہیدان کاریج تھیچ ۱۲؍+
۱۱-بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳؍+
۱۲-بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲؍+
۱۳-چارلس ایچ-سپرجن کی سوانح عمری قیمت ۱؍+
۱۴-ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت قیمت ۳؍+
۱۵-جاپان کے حالات ۲؍و ۸؍+
۱۶-طلائی شمعدان ۴؍ رومن اردو+
۱۷-رابنسن کروسو ۱۲؍+
۱۸-مرقع جاپان ۸؍+
۱۹-مونگے کا جزیرہ ۸؍+
۲۰-ویدوں کی تعلیم ۱۰؍+

۳-نج کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱-طیطس رفیق صلیب ۸؍+
۲-تلاش حق اردو ورومن ۳؍۶؍+
۳-رامپال سنگھ اردو ۴؍ رومن ۸؍+
۴-شریف بیبیاں ۳؍۶؍+
۵-سورج پرکاش ۶؍و ۱۲؍+
۶-عزت بیشال ۵؍و ۸؍+
۷-چندر لیلا ۶؍+
۸-ابن حور ۸؍+
۹-زرین ملک کی تلاش ۸؍+
۱۰-شعاع نور-حصہ اول ودویم ۵؍+
۱۱-پھلنی اور کرونا ۴؍+
۱۲-یوڈیاس اگاسٹے ۱۲؍
۱۳-تارا کا احوال ۳؍+
۱۴-شاہزادہ بن داؤد حصہ اول ودویم عہ؍+
۱۵-کلیان اور مایا کا قصہ ۲؍+

۱-انجیل داؤد ۲؍و ۴؍+
۲-اصلاح حفظان صحت ۱؍+
۳-زراعتی اصلاح ۱؍
۴-صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲؍+
۵-افلاس ہند کے قابل علاج واسباب ۱؍
۶-آئینہ قرآن ۶؍+
۷-بیداری کے گیت-رومن ۱؍+
۸-مسیح کی تعلیم-رومن اردو ۱۲؍+
۹-آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی

۱۰-رسالہ اظہار الحق ۱؍+
۱۱-مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی+
۱۲-یسوع مسیح کون تھا- ۱؍+
۱۳-رشیوں کا آبائی وطن- ۲؍+
۱۴-اسلام میں مسیح ½۱؍+
۱۵-خدائے اسلام- ۲؍+
۱۶-ینابیع القرآن- ۳؍+
۱۷-الکفارہ- ۶ پائی+

۱۸-دین اسلام- ۱؍+
۱۹-روس صاحب کے رسالے-۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی+
۲۰-ینابیع الاسلام ۸؍+
۲۱-فوز العظیم- ۲؍
۲۲-دولت لازوال-قیمت ۳؍-۵؍-۸؍+
۲۳-چندر لیلا گورمکھی ۲؍+

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں+

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲۲ اپریل ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

شہر لنڈن کی روزمرہ ڈاک کی چٹھیات وغیرہ کا وزن جو لنڈن جنرل پوسٹ آفس میں آتی ہیں ۱۳۰ من اندازہ لگایا گیا ہے۔

برمنگھم میں سوئیوں کے بنانے کا کارخانہ دنیا میں سب سے بڑا ہے اس میں کہ ہر روز ......۷۰ سوئیں بنتی ہیں ✢

جاپان میں مذہبی آزادگی کا قانون پاس ہوا ہے جس کی رو سے ہر ایک حسب منشاء اپنا مذہب تبدیل کر سکتا ہے۔ اور کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی ✢

واشنگٹن سٹیٹ یونیورسٹی میں ایک عورت نے ۹۰ برس کی عمر میں یونیورسٹی کے داخلہ کا امتحان پاس کیا ہے اُس کا ارادہ ہے کہ گریجوایٹ کورس کو پورا کرے۔ شاباش ہمت!

برٹن میں عورتیں قد میں بڑھتی جاتی ہیں ۱۵ برس کی نسبت اب قد کی لمبائی ۲ انچ بڑھ گئی ہے ✢

گردش دنوں کا شگون ہر ملک میں مانا جاتا ہے۔ ولایت میں ایک پرانی کہاوت نظم میں ہے۔ جو شادی کے موقعہ کے لئے ہو کہ پیر کا روز دولت کا باعث منگل کا صحت کا بدھ کا روز سب سے بہتر جمعرات کا دن سفر کا جمعہ کا روز نقصان کا سنیچر کا دن بدقسمتی کا ✢

Sie Molagno
پروفیسر جان ملنی مشہور منجم نے معلوم کیا ہے کہ ہر سال ...۳۰ بھونچال واقعہ ہوتے ہیں جن میں سے سو بڑے ہیں۔

فی الحال جان چیپ مونزنام ایک شخص ولایت میں فوت ہوا ہے جس کا وزن ۳۴۶ پونڈ تھا معمولی وزن انسان کا کل ۱۵۰ پونڈ ہوتا ہے پر اس کا وزن دوگنے سے بھی زیادہ تھا۔ اس کے جنازے کو ۱۴ آدمیوں نے اٹھا کر گاڑی پر رکھا کہ قبرستان میں لے جاویں ✢

موجودہ پارلیمنٹ میں اچھے دیندار مسیحی ہیں جنکا شمار تخمیناً ہے نان کنفرسٹ کے علاوہ جو ۲۱۰ ہیں ایک تہائی شمار ہوجاتا ہے اور بہت سے چرچ آف انگلینڈ کے ممبر ہیں ایسے ممبروں کا اثر ملک کے لئے بہتری کا سبب ہوگا ✢

یہ تو دیکھتے میں آیا تھا کہ آدمیوں کے مصنوعی ہاتھ اور پاؤں لگائے جاتے ہیں۔ مگر جانوروں کے بھی مصنوعی اعضا لگائے جاتے ہیں۔ کونٹ ڈی بیرس کے پاس ایک قیمتی کتا ہے جس کے ایک مصنوعی ٹانگ لگائی گئی تھی جو لکڑی اور چمڑے کی بنی ہوئی تھی۔ اور مرحوم کرنیل نارتھ کے پاس ایک قیمتی کتا تھا جس کے مصنوعی پاؤں لگایا ہوا تھا اس کتے کی قیمت ۱۰۰۰ پونڈ تھی۔ لارڈ ڈینمین کے پاس ایک بیل تھا۔ جسکی لکڑی کی ٹانگ تھی ✢

ڈاکٹر لوئیس رابنوچ نے میڈیکل دنیا کو چوکنا کر دیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مردہ کو زندہ کرنے کی حکمت دریافت کر لی ہے۔ ایک خرگوش کی مردہ لاش جلائی گئی ہے۔ یہ سائنٹیفک عمل سے کیا گیا ہے۔ جس سے خرگوش کے بدن میں جان آگئی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبہ کا خیال ہے کہ اسی طرح آدمی بھی جلایا جا سکتا ہے۔ تعجب!

کوریا کے نوجوان بڑی تعداد میں تعلیم کے لئے جاپان میں جاتے ہیں اب ۶۰۰ کورین جوان تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان میں سے صرف ۱۸ کو گورنمنٹ سے وظیفہ ملتا ہے۔ وہ قانون تجارت۔ زراعت۔ حکمت علم الہی اور مکینیکل کاموں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا کام بھی بخوبی ہوتا ہے اور بعض سرگرم مسیحی ہیں ✢

دور مشرق میں دین مسیحی بڑی جلدی سے ترقی کر رہا ہے۔ جان ارموٹ صاحب جو ورلڈز سٹوڈنٹ کرسچن فیڈریشن کے سکرٹری ہیں کہتے ہیں کہ دس سال میں چین میں ایسی تبدیلی ہوگئی جو جاپان میں ۴۰ برس میں ہوچکی ہے۔ باکسر کی لڑائی کے بعد کہا جاتا تھا کہ دین مسیحی چین میں سرسبز ہوگا۔ مگر اس وقت سے مسیحیوں کا شمار ......۱۵۰ آگے بڑھ گیا ہے ۵ سال گزرے کہ صرف ۱۵۰۰۰ مسیحی کوریا میں تھے پر اب ۲۰۰۰۰۰ ہیں۔

زمین چاند سے پچاس گنا بڑی ہے جو پٹیر ایک ہزار تین سو گنا زمین سے بڑا ہے اور چاند سے پینسٹھ ہزار گنا بڑا ہے ✢

بمبئی کی خبر معلوم ہے کہ وہاں بھاٹیہ ذات کے سیٹھ دامودر کھیمجی کی ۱۹ سالہ نوجوان بیوہ نہایت سنگدلی سے قتل کی گئی ہے۔ جبکہ وہ شام کے وقت اپنے گھر میں تنہا بیٹھی تھی۔ اور ٹیبل پر لیمپ روشن کر کے مطالعہ میں مصروف تھی اس کے قاتلوں کا پتہ نہیں ہے اور پولیس بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص مجرموں کا پتہ بتاوے گا۔ اس کو پانسو روپیہ انعام دیا جاوے گا ✢

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

یسوع ہادی کی تعلیم

خداوند یسوع مسیح نے صاف طور سے لوگوں پر ظاہر کردیا کہ وہ خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہو وہ اُس کا کلام ہے جس نے اُسے بھیجا اور انجیل مقدس میں جو اس کی تعلیم مندرج ہو وہ ایسی اعلیٰ اور افضل ہو کہ مخالفان عیسائی مذہب بھی اس کے قایل ہیں۔ خدا کی بابت وہ سکھلاتا ہے۔ کہ خدا ایک ہو اور وہ روح ہو۔ وہ پاک و قدوس ہو اور گناہ سے نفرت کرنے والا ہو۔ انسان گنہگار ہے برگشتہ ہے۔ مستوجب سزا اور عذاب ہو۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے بنی آدم کی نجات کے لئے کفارہ مقرر کیا ہے۔ جس نے اُس کو اپنا خون صلیب پر بہا کے پورا کیا ہے۔ اب توبہ کرنے اور ایمان لانے پر مسیح کی برکت اور فضل کی خوشی ہر ایک گنہگار کو مفت مل سکتی ہو اور گنہگار آدمی کو جو توبہ کر کے ایمان کے تابع ہوجاتا ہے۔ خدا کی پاک روح کی توفیق عطا ہوتی ہو اور وہ نئی زندگی حاصل کر کے خدا کا فرمانبردار بنجاتا ہے اور پھر ہر ایک نیک اعمال و افعال کے لائق ہوتا جاتا ہے اور اس میں محبت نیکوکاری پرہیزگاری اور ہر قسم کے عمدہ کاموں کا عمل ہونے لگتا ہے۔ انجیل مبارک کی آیتوں میں جو تعلیم بھری ہوئی ہے دنیا کی کسی کتاب میں ایسی اعلیٰ تعلیم پائی نہیں جاتی اور جو تمثیلوں اور مثالوں میں اعلیٰ تعلیم مثل اور جواہرات کی طرح جو ایک ہار میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں ایسی بےنظیر ہے کہ سوچنے والا اور ایمان لانے والا ہی اس کی خوبی کو جان سکتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کا ایک ایک کلام لعلوں اور جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے اور زمانہ قدیم سے اب تک عیسائی عالموں نے اس کی تفسیر میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں جو اب کثرت سے موجود ہیں اور پھر بھی اُس کے معنوں اور مطلب تک پہونچنے کا دعویٰ کوئی نہیں کرتا۔ غرضکہ جو تعلیم و نصیحت اُس ہادی نے دنیا کے رو برو پیش کی ہو وہ اس لایق ہے کہ گنہگار اس کو سنکر سمجھے اور روح القدس کی الٰہی برکت کو حاصل کر کے خدا کا سچا پرستار بنجاوے اور نجات پا سکے۔

اس اخبار کے کالمس مراسلات میں ہم ڈپٹی کمشنر صاحب لودیانہ کی ایک عمدہ تقریر درج کرتے ہیں جو نہایت ہمدردانہ اور رفاہ عام میں حصہ لینے کے خیال سے صاحب موصوف کی ہوشیاری اور بیدار مغزی کو بخوبی ظاہر کرتی ہو۔ یہ تقریر ضلع لودیانہ کے بڑے دربار عام میں ماہ حال میں سنائی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ضلع کے حاکم ہماری بہتری کے تمام کاموں کی طرف کس طرح سے رجوع ہیں اور رفاہ عام کاموں میں اُن کو خاص انٹرسٹ ہو۔

لودیانہ میں مسیحی کارندوں کی کنونشن ۱۲ سے ۱۴ اپریل تک بڑی رونق اور خوبی کیساتھ قرار پائی۔ ماستیہ سے بہت کارندے حاضر ہوئے اور بڑی دور دور سے لوگ اکر اس میں شامل ہوئے اور بہت مفید اور فایدہ بخش مضامین سنائے گئے خدا کی حضوری اس کنونشن میں محسوس ہوتی تھی علاوہ عمدہ درسوں اور کلام کی اعلیٰ نصیحتوں کے شائق اور تعریف کی روح جا بجا کام کر رہی تھی۔ حمد و ستائش میں بہت سا وقت خرچ کیا گیا اور موقعہ بہ موقعہ دعا اور شکر گزاری کے آوازے بلند ہوتے رہے۔ اُمید کامل ہے کہ تمام کارندوں کو یہاں پر خدا کے فضل سے وہ طاقت اور قوت حاصل ہوئی ہو جس کا عالم بالا سے نازل ہونیکا وعدہ کلام میں پایا جاتا ہے اور اب وہ اپنے اپنے سٹیشنوں میں جاکر جوش و خروش سے نئی تازگی کیساتھ خدمت انجام دینگے اور خدا کی بادشاہت کی ترقی ہوگی

ہمعصران ہندوستان اور آریہ گزٹ ناحق عشائے ربانی پر اپنے اخبارات میں ایک آدھ نوٹ لکھہ ہی دیتے

ہیں حالانکہ ہم بخوبی واضح طور سے اس امر کو ظاہر کر چکے ہیں کہ عیسائی صاحبان کوئی شراب نوشی نہیں کرتے بلکہ یہ ایک علامت بطور یادگاری کے مانی جاتی ہو اور اس کی حقیقت کفارے کی نجات کے لئے ضرورت ہے پر وہ عیسائی کیوں شراب پیتے ہیں' اور عشائے ربانی کو "بری ریت" وغیرہ وغیرہ کہکر ناحق کی خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ نہ عشائے ربانی شراب پینا ہے اور نہ یہ کوئی بری ریت ہو بلکہ یہ صرف بطور یادگاری کے ایک بے نقصان پر مطلب دستور ہو جو قدیم زمانوں سے برابر مانا جاتا ہے مخالفین کے ایسے اعتراضات دو صورتوں میں ہو سکتے ہیں' اول ناواقفی کی وجہ سے کیونکہ اکثر تو اس کی اصلیت سے کچھ خبر نہیں رکھتے دوسرے تعصب ضد اور دشمنی کی وجہ سے ناحق حجت بازی اور نکتہ چینی کرنے کی عادت کو کام میں لانے سے نہیں چوکتے اور اس طرح سے ان دونوں طریقوں سے اس پر اعتراض کرنا فضول ٹھہرتا ہے۔

آریہ سماج لودیانہ کا سالانہ جلسہ بھی دو روز اچھی طرح سے ہوا۔ باہر سے کئی لکچرار صاحبان تشریف لائے اور عمدہ عمدہ مضامین پر درس دیئے۔ مگر کئی وجوہات سے تعداد حاضرین قدرے قلیل تھی سنا ہے کہ چندہ بھی اچھا جمع ہوا۔ اس سماج کا لڑکیوں کی تعلیم کی طرف اچھا خیال ہے۔ نہ صرف تعلیم پر بلکہ دستکاری بھی اچھی سکھلائی جاتی ہو۔

خدا بعض وقت اپنے بندوں کی آنکھوں سے آنسو پونچھ ڈالتا ہے تاکہ وہ اُس کی پروردگاری کے رازوں اور اُسکے حکموں کو روحانی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ متھیو ہنری۔ ایل۔ کیولر



ریویو۔ کفارہ:۔ اس نام کا ہم صفحوں کا ایک چھوٹا رسالہ محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار قادیان کا وہ لیکچر ہے جو انہوں نے ماہ دسمبر کے آخر میں اسلامی لیکچروں کے سلسلے میں بمقام لاہور میں سُنایا تھا گویا کہ مسیحی لیکچراروں کے جواب میں انہوں نے اسکو لکھا ہے جو ماہ دسمبر میں لاہور میں دیئے گئے تھے۔ یہ مصنف نے ہمارے پاس بغرض ریویو کے بھیجا ہے ہم نے اس رسالے کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے مصنف نے شروع میں دعویٰ تو بڑا بھاری کیا تھا کہ وہ اول اس کا Cromstruction یعنے بنا کرنا ثابت کرینگے اور بعدہ Destruction یعنے منہدم کرنا ثابت کرینگے پر جب غور سے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ مصنف نے دونوں باتوں میں سے ایک کو بھی پورا نہیں کیا۔ نہ تو کفارے کو رد کرکے دلیلوں سے دکھلایا اور نہ اُس کے بغیر نجات کا کوئی بہتر وسیلہ بتایا اور جو کچھ لکھا وہ صرف اور اختلاف کی نگاہ سے جیسا کہ ہمارے محمدی بھائیوں کا خاصہ ہے ادھر ادھر کی باتیں درج کرکے چھوٹا منہ بڑی بات کے مصداق بن گئے۔

کفارہ کے رد میں ۱۲ عقلی دلیلیں دی ہیں جو اکثر پہلے بھی دی جا چکی ہیں مگر وہ ایسی کمزور دکھائی دیتی ہیں کہ جو عقل کے ترازو کے سامنے ایک منٹ بھی ٹھہر نہیں سکتیں اور ۵ دلیلیں نقلی دی ہیں جنکو مصنف نے بائبل کی آیتوں کو نہ سمجھ کر پیش کیا ہے وہ بھی بالکل برعکس مطلب رکھتی ہیں بہت تاریخی شہادت پیش کی ہے اور خداوند یسوع کے آسمان پر جانے کو رد کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے مزاعمی ہونیکی دلیل دی ہے اسکی نسبت مسلمان ہی آپ کو جواب دے رہے ہیں ہم کو اس میں سروکار کرنیکی ضرورت نہیں ہے پھر کفارہ کے بجائے نجات کا طریق یہ بتایا ہے کہ انسان یقینی دلائل اور چمکتے ہوئے نشانوں کے ذریعے معرفت تک پہنچ جاوے۔ اور کہ خدا اصلاح بھی کریگا اور رحم بھی کریگا وغیرہ وغیرہ قرآن کے حوالوں سے دکھایا ہے اور وہ بھی بالکل بے دلیل اور محض اسلامی اعتقاد کی بنا پر اور دلیل اور برہان ایک بھی نہیں غرضکہ یہ رسالہ محض بے دلیل اور کفارہ کی اصلیت سے ناواقفی کا ثبوت ہے۔ ہم نے اسکو رد کرنے کی غرض سے مندرجہ بالا تحریر نہیں لکھی ہے مگر صرف بطور ریویو کے مختصر لکھا ہے کہ اسکی اصلیت یہ ہے اگر اُن اصحاب نے جنہوں نے لاہور میں لیکچر دیئے تھے کوئی اس کا جواب لکھا تو زیادہ اچھا ہوگا۔۔ رسالہ ہٰذا کی قیمت ۲ رکھی گئی ہے جو مصنف سے مل سکتی ہے۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ ایک مہینہ تک بجز کوئی شخص نہ رویا۔ ایک مہینہ کے بعد قریش اپنے غم کو روک نہ سکے اور جب انہوں نے رونا شروع کیا تو سارا شہر ماتم کے آہ و نالے کی آواز سے گونج اٹھا۔ تمام شہر میں شاید ہی کوئی ایسا گھر تھا جو ماتم سے خالی ہو قریباً ہر ایک گھر کسی مقتول یا اسیر پر روتا تھا کیونکہ جیسا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا تھا۔ یہ ایک ایسا پتھر تھا جس سے کوئی گھر نہ بچا اور نہ کوئی ایسا خاندان ہوگا جس میں اُس پتھر کا کوئی ٹکڑا نہ گرا ہو۔

اقول۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس قدر خونریزی اسلام کی تلوار نے قریشوں میں مچائی پھر ہم کو تعجب آتا ہے کہ باوجود اس قدر کشت و خون کے بھی اہل اسلام کے حضرات معتقد یہ کہنے کی جرات کرتے ہیں کہ اسلام نے جبر اور ظلم نہیں کیا اور دفاعی لڑائیاں اسلام کو کرنی پڑیں اور یہاں تک بھی پھر کہا جاتا ہے کہ مسلمان مظلوم تھے اور قریش ظالم حالانکہ مندرجہ بالا بیان سے جو خود ایک مسلمان کی قلم سے لکھا گیا ہے اور تواریخ میں ایسے واقعات ایک دو نہیں بلکہ بہت ہیں۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ قریشوں کو ہلاک کرتے جاتے ہیں اور پھر بھی مظلوم بنتے رہتے ہیں!!

قولہ۔ جب قریش کے سرداروں کی لاشوں کو کھینچکر مسلمان ایک کوئیں میں پھینک رہے تھے تو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اندرونی درد کا نہایت ہی رقت آمیز الفاظ میں اظہار کیا۔ آپ نے ان لاشوں کو مخاطب ہوکر فرمایا؟ تم نے مجھے اپنے شہر سے نکال دیا اور لوگوں نے مجھے جگہ دی اور تم نے مجھ سے جنگ کی اور لوگوں نے میری مدد کی۔ یہ آپ کے اُس درد دل کا اظہار تھا جو آپ کو ان قریبیوں کی ہلاکت کو دیکھکر ہو رہا تھا

اقول:۔ ان الفاظ سے جو محمد صاحب نے مرے ہوئے قریش کے سرداروں کے سر پر کھڑے ہوکر کہے ہماری دانست میں کوئی ہمدردی ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ سراسر دشمنی اور خصومت ظاہر ہوتی ہے۔ جو وہ ان مردوں کی نسبت ظاہر کرتے ہیں۔ گویا وہ اُن کو اُن کے فعل یاد دلاکر اُن کا مرنا حق ٹھہراتے ہیں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو مارے نہ جاتے پر ایسا سلوک کہ محمد صاحب اور مسلمانوں کیساتھ کیا اور اب مارے گئے۔ بھلا کون عقل والا کہہ سکتا ہے کہ یہ ہمدردی کے فقرے ہیں۔ نہیں بلکہ سراسر عداوت ظاہر کرنے کے فقرے ہیں +

قولہ۔ ان الفاظ میں جو کسی بناوٹ پر مبنی نہیں ہیں اس امر کی بھی صحیح شہادت ہے کہ جنگ کی ابتدا قریش کی طرف سے تھی اور مسلمان مظلوم تھے۔

اقول۔ واہ، واہ کیا انصاف کا کلام ہے بڑے بڑے سردار خاک میں مرے پڑے ہیں اور ان کے سر پر ایک شخص کھڑا ہوکر اُن کی لاشوں کو کوئیں میں ڈلوا رہا ہے پر وہ فاتحہ تو مظلوم ہے اور زیر اور مغلوب ہونے والے اور مردہ لوگ ظالم ہیں۔ کیوں نہ ہو بات تو صاف یہ تھی کہ وہ کافر تھے اسلام کو قبول نہ کرتے تھے اس لئے ظلم سہکر بھی ظالم تھے +

قولہ، جب ان سرداروں کی لاشیں کوئیں میں پڑی ہوئی تھیں تو آپ نے ان وعدوں کو یاد کرکے جو خدا تعالیٰ نے مکہ میں کئے تھے اُن لاشوں کو مخاطب کرکے کہا جو کچھ تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اس وعدے کو سچا پایا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدہ نصرت کو سچا پایا

اقول:۔ وہ بیچارے مردے کیا جواب دیتے پر اگر قریشوں سے یہ کہا جاتا تو وہ اُس کے بدلے میں اپنی کسی اور جگہ کے جنگ کو یاد دلاکے کہہ سکتے کہ اُس میں ہماری فتح ہوئی تھی اور اس میں آپ کی فتح ہوگئی۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ پر کھینچ تانکر تو [illegible]

اقتباس

طبیعت کا میلان

پادری اے۔ ہرچ بکر صاحب ایک ذہین اور تیز فہم لڑکے کا ذکر کرتے ہیں جو یتیم تھا اور ایک پادری صاحب اُس کے لئے کوئی ملازمت چاہتے تھے۔ القصہ اس لڑکے کو واعظ کا کام سکھلانے کی کوشش کی گئی تاکہ وہ باقاعدہ مشنری خدمت انجام دینے کے لئے تعلیم حاصل کرے لیکن اُس کام کو وہ سیکھ نہ سکا۔ وہ لڑکا ضرور ہونہار تھا۔ مگر یہ کام اُس کی طبیعت کے موافق نہیں تھا۔ وہ اسباب کو جان گیا اور جرات کے ساتھ اُس نے اسباب کو بیان کردیا۔ اس سے مشنری صاحب ناراض تو ہوگئے۔ مگر جلد اُسے بڑھئی کا کام سیکھنے کے لئے بھیج دیا۔ یہ کام بھی اُس کی طبیعت کے موافق نہیں تھا۔ اس کے بعد لوہار کا کام سیکھنے کی کوشش کی گئی مگر وہ اُس میں بھی ناکام رہا۔ بعد ازاں اُسے اُستاد کا کام سونپا گیا۔ اس اثنا میں ایک دوسرے مشنری صاحب وہاں کے مہتمم مقرر ہوئے۔ اُس لڑکے کی بابت یہ کہا گیا کہ اس کو ہر کام کی شکایت کرنے کی عادت ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی لڑکے کو بہت بیزار پایا اور اُسے چھاپہ کا فن سکھلانا چاہا پر وہ عمدگی کے ساتھ اُسے نہیں سیکھ سکا آخر کار اُسے اُس کی مرضی پر چھوڑ دیا اور اُس نے اپنی طبیعت کے مطابق ڈاکٹری پیشہ سیکھا اور اس کام میں وہ نہایت کامیاب ہوا اگر بعض لڑکے ہمارے چنے ہوئے کام میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں تو اس میں ہمیں بیدل نہ ہونا چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کام اُن کی طبیعت کے موافق نہ ہو لہذا اُن کی طبیعتوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

مخزن مسیحی۔

مراسلات

ارکان ستہ

پس جبکہ بائبل اُن دین و ایمان کا ایسا ہی اصول ثابت ہو چکا جیسا کہ وہ ہمارے دین کا اصول ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ محمدی صاحبان اس کا انکار کریں گے؟ پس اس بیان کا یہی مطلب ہے کہ بنی آدم کا محمدی قوم جیسا گروہ ہم مسیحیوں اور مسیحیت کی لوٹ کے لئے ہے۔ کیا ہم اس گروہ کو اور اُن کے پیشوا کو اور ان کی کتاب کو ہتک اور تحقیر اور بےعزتی کے ساتھ یاد کر سکتے ہیں؟ کیا ہمیں ہمارے مبارک نبی نے ایسا حق دیا ہے؟ حاضرین جبکہ قرآن عربی میں ایسی صفتیں موجود ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اُس کے حقوق کی مناسب طریق سے فیصلہ کریں اور جو اُس کا حق ہے ہم اُسے دیویں کیونکہ وہ ہمیں ہمارے حقوق دیتا ہے۔

دویم۔ الہام کی وہ صورت جو قرآن عربی کے محکمات سے علاقہ رکھتی ہے

بلاشک قرآن نے ہم مسیحیوں اور محمدیوں کے لئے بائبل کے الہامی ہونے کے مسئلہ کو ایسے طریق اور ایسے معانی میں طے کردیا ہے کہ مسیحیوں کو اُس کے قبول کرنے میں کوئی حجت نہ رہے اور محمدیوں کے لئے کوئی عذر باقی نہ ہو اور اگر محمدی قوم ان معانی کو قبول فرماویں حالانکہ اُسے یہ معانی قبول کرنے پڑیں گے تو قرآن عربی ہم مسیحیوں کیلئے ضرور ایک حد تک توقیر کے لائق کتاب ہے۔

بائبل کے الہام سے قطع نظر کرکے اب قرآن عربی کے حقوق پر غور فرماؤ اور دیکھو کہ مصنف قرآن قرآن عربی کے حق میں کیا بیان کرتا ہے؟ اور اُسے کن معانی کا الہامی کلام قرار دیتا ہے؟ اس وقت میں اختصاراً محکمات کے الہام کا ذکر کرتا ہوں۔ اور یاد رہے کہ محکمات قرآن وہ ہیں جو لفظاً یا معناً بائبل سے مطابق لیکر قرآن کے عربی کے لباس میں حضرت محمدؐ تک پہونچائے گئے ہیں اس کا ذکر الگ ایک لیکچر میں سناؤنگا پر محکمات قرآن کے الہام کا طریق حسب ذیل ہے:-

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ نسا آیت ۱۶۴۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ کہف رکوع ۲

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ۔ طٰہٰ رکوع ۵

لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یوسف آخری آیت

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ھود ۱۰ رکوع

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ نحل ۱۴ رکوع ۔

جو آیات ذکر کی جاچکی ہیں اُن سے محکمات کے الہام کی قسم کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ البتہ ایک بڑی بات جو فکر کے لائق ہے وہ قرآن آیات سے روشن ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ انبیاء کے قصص قرآنی عربی کے لباس میں ضرور حضرت محمدؐ تک پہونچائے گئے وہ بھی قصص وحکایات کے طور پر نہ کسی غیر معمولی توسل سے کیونکہ توسل یہاں پیدا کوئی نہیں ہے انبیاء کے قصص کے مضمون کی بابت بھی ہر ایک سمجھدار قرآن خوان کو ماننا پڑیگا۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

سوامی جی نے اپنے اقتباس کا رتھ جس طور پر پیش کیا اُس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ویدک اجداد میں سے اگر کوئی ناتوان ہو جاتے تھے تو اپنے جیتے جی اپنی بیوی کو اجازت دیتے تھے کہ کسی دوسرے سے تعلق کر کے اولاد پیدا کرے ہم نے جہاں تک وید منتروں کا ملاحظہ کیا اپنے بزرگوں کو یہاں تک پست اخلاق نہیں پایا۔ جہاں سے یہ رچا اقتباس کیا گیا اُس کل سوکتہ میں یم اور یمی کا بیان ہے یم اور یمی رشیوں کے تصور میں توام بھائی بہن ہیں۔ اس سوکتہ میں یمی اپنے بھائی یم سے ہم آغوش ہونے کی خواہش کرتی ہیں۔ لیکن یم ایسے بھاری گناہ کرنے کو راضی نہیں ہو۔ بابو وشیش چندر دت یم اور یمی کے ابتدائی معنے دن اور رات سمجھتے ہیں جس طرح بھائی اور بہن کا آپس میں ہم آغوش ہونا بے جا ہو۔ اسی طرح دن اور رات بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں غالباً اس قسم کے خیال سے کسی ویدک شاعر نے اس سوکتہ کو رچا۔

اقتباس شدہ رچہ یم کے جواب کا ایک حصہ ہو۔ یم اپنی بہن سے کہتا ہے "آگے کو ایسے زمانے ہونگے جب بھائی بہن سے ہم آغوشی کریگا۔ اسے سندری میرے علاوہ کسی اور مرد کو پتی کرلے۔ وہ جب وِیرج سینچیگا تب اُسے بانہہ سے لپٹا کر ہم آغوشی کر۔"

یہ تو رچہ کا ارتھ ہو۔ یہاں پر نہ نامرد مرد اپنی بیوی کو دوسرے سے اولاد پیدا کرنے کی ہدایت کرتا ہو اور نہ کسی اور قسم ہی کے نیوگ کا ذکر ہے۔

سوامی جی نے کئی شلوک منوسمرتی سے بھی پیش کئے اور اُن کے بھی اُلٹے پلٹے معنے کر نیوگ کے باقی خیالوں کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس حال ہمارے مضمون کا تعلق ویدک زمانے سے ہے ہم ان شلوکوں پر یہاں کچھ کہنا نہیں چاہتے ہیں۔

اب ناظرین پر بخوبی آشکارا ہوگیا کہ نیوگ ویدک زمانے کی ریت نہیں ہو اب ہم ویدک شائستگی کی باقی باتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

۲۸ - جُرم

(۱) چوری - ویدک زمانے میں بھی چور ہوتے تھے۔ مثلاً "اے اگنی پشو چرانے والے چور کی طرح تو بھی گُفا میں رہتا ہے"۔ ا: ۶۵: ۱۔ اُن دنوں میں پشو ہی عموماً دولت سمجھی جاتی تھی جس طرح ان دنوں میں پنجاب میں جا بجا مویشی کی چوری ہوتی ہو۔ اُن دنوں میں بھی زیادہ تر چوری اسی طرح کی ہوتی تھی۔ ایسے چور اکثر غار یا جنگل میں چھپ جاتے تھے۔

"لوگ جس طرح کپڑے کے چرانے والے چور کو دیکھ کر چلاتے ہیں اسی طرح جنگ میں اس کو دیکھ کر دشمن چلاتے ہیں"۔ ۴: ۳۸: ۵۔ کپڑے کا چرانیوالا اُٹھائی گیر معلوم ہوتا ہو "اے ورن۔ ہماری باپ دادوں سے حاصل شدہ خطا دور کر ہم نے اپنے جسم سے جو کچھ (خطا) کی سو بھی دور کر اے راجا پشو کھانے والے چور کی طرح رسے سے باندھے ہوئے بچھڑے کی طرح مجھ کو پاپ سے چھٹکارا دے"۔

۷: ۸۶: ۵۔ اس رچہ میں بھی چور کا ذکر ہو۔ میکس مولر صاحب نے A thief who has feasted on stolen oxen" اس ترجمہ کی پیروی میں بابو وشیش چندر دت نے پشو کھانیوالا چور ترجمہ کیا۔ اگر یہ ترجمہ صحیح ہو تو چور گائے بیل وغیرہ چُرا لیجا کر اُس کے گوشت سے ضیافت اُڑایا کرتے تھے۔ سائنا چاریہ نے اس جملے کی تشریح پشو کے کھلانے والا چور کیا یعنے چور جب پکڑا جاتا تھا تو اُس کو ایک قسم کا پرائشچت کرنا پڑتا تھا۔ جس کے خاتمہ پر اُس کو گھاس وغیرہ سے پشوؤں کو کھلانا پڑتا تھا۔ خیر پشو کا کھانے والا ہو یا کھلانے والا ہو۔ چور تو تھا جس طرح بڑی ہمت والے ودو کو جنگل میں راہگیر رسی سے باندھ کھینچتے ہیں اسی طرح میرے دونوں ہاتھ دس انگلیوں کو کام میں لگا کر تیک کی لکڑی سے رگڑ کر آگ نکال رہے ہیں۔ ۱۰: ۴: ۴۔ باقی آئیندہ

رشی

اور ان کے لڑکے شکم ہی میں سے وید اور ویدانگ وغیرہ پڑھے ہوئے اور گیان سے ماہر پیدا ہوتے تھے اور بعض اوقات شکم ہی میں سے بولتے تھے (دیکھو واسدیو)۔ عورتیں بھی تپ کیا کرتی تھیں اور جانوروں کی شکل میں ہو کر تپ کیا کرتی تھیں۔

جیسے راجہ یباتی کی بیٹی مادھوی جنگل میں جا کر ہرنی کی صورت اختیار کر کے تپ کرتی رہی (مہابھارت ادیوگ پرب ۲: ۱۲۰ ۱۱) اور اُمّا بھی مہیشر کے ناش کرنے کے لئے جنگل میں جا کر تپ میں مشغول ہو گئی تھی (ایضاً ۸۸: ۱۰) اور کندم رشی اور اُس کی بیوی دونوں ہرن اور ہرنی بن کر تپ کیا کرتے تھے۔ (دیکھو کندم رشی دیکھو تپسیا)

مہرشی

رشیوں کے بعد بڑا درجہ مہرشیوں کا تھا۔ اس لفظ کے معنے ہے "بڑا رشی"۔ یہ لفظ عموماً سات رشیوں کے بارے میں آیا ہے جو برہما کے مانس پتر یعنی دماغی بیٹے کہلاتے ہیں جن کو اُس نے نسل انسانی کے جد امجد خلق کیا (منو ۱: ۳۴ و ۳۵) اگرچہ ان کی تعداد عموماً سات بتائی جاتی ہو۔ مگر بھی اُن کی تعداد اور ناموں میں ہندو کتابوں کے درمیان اختلاف ہے چنانچہ منوسمرتی کے حوالہ مذکورۃ الصدر میں یہ نام آئے ہیں مریچی۔ اتری۔ انگرس۔ پلستیہ۔ پلہہ۔ کرتو۔ پرچیتس۔ وششٹ۔ بھرگو۔ نارد (پھر مہابھارت آدی پرب ۱۲۳: ۵۰) میں اُن کی تعداد سات ہے اور ان کے یہ نام ہیں۔ بھردواج۔ کشیاپ۔ گوتم۔ وشوامتر۔ جمد اگنی۔ وششٹ۔ اتری۔ وشنو پران (۱)، صفحہ ۵۰ میں اُنکی تعداد اور نام یہ ہیں بھرگو۔ مریچی۔ انگرس۔ پلستیہ۔ پلہہ۔ کرتو۔ اتری۔ وششٹ۔ دکشی اور پتری۔ (باقی آئیندہ)

نقل تقریر مسٹر آر ہمفریز صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ برموقعہ دربار منعقدہ ۹ اپریل ۱۹۱۱ء

اے لیڈیز اور جنٹلمین

ہم اول دو امورات کی نسبت افسوس ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) اتفاق سے امسال ہمارے میلہ مویشی کی تاریخ امرتسر کے میلہ بیساکھی کی تاریخ سے ایسی نزدیک قرار پائی کہ جس کے سبب سے جس رونق کی اُمید تھی وہ پوری نہ ہو سکی کیونکہ بہت سے مویشی جو دیگر صورت میں یہاں ٹھہرائے جاتے وہ براہ راست امرتسر کو بباعث مشہور و پرانی منڈی ہونے کے لیجائے گے۔ مگر تاہم بھی اس منڈی میں ۴۵۴۶ مویشی و گھوڑے داخل ہوئے اور خرید فروخت بھی ہوئی اور تخمیناً ۱۶۰۰ روپیہ کی آمدنی امسال ہوئی۔ یہ آمدنی خان محمد ظفر خان صاحب تحصیلدار لودیانہ مہتمم منڈی کی سعی بلیغ اور حسن کارگزاری کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ایسی حالت میں اس قدر آمدنی کا ہونا غیر اغلب تھا

(۲) اس امر کا بہت ہی افسوس ہے کہ ہمارے جناب کمشنر بہادر اس دربار کو اپنی تشریف آوری سے زینت نہ بخش سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ کونسل پنجاب کے جلسے سے صاحب ممدوح ذیشان کو فرصت نہیں ہے۔

یہ مناسب خیال کیا گیا کہ اس جلسے میں روبرو صاحبان روسائے ضلع ہذا اُن اشخاص کو انعامات و سندات عطا کی جاویں جنہوں نے کہ سال گذشتہ میں اچھی خدمات مختلف صیغوں میں کی ہیں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہووے۔ اور دوسروں کے دلوں میں عمدہ خدمات کرنیکا شوق پیدا ہو

خداوند کریم کے فضل سے امسال حالت فصل عمدہ رہی اور نرخ بازاری اجناس کا بھی معقول رہا اور اُمید کی جاتی ہے کہ سابقہ قحط سالیوں کا اثر ان ہر دو فصل کی پیداوار سے جاتا رہیگا۔

یہ امر قابل افسوس ہے کہ بہ نسبت سال گذشتہ امسال طاعون ملعون بہت زور پر ہے یہ امید کہ اب شاید یہ بلا نیست و نابود ہو جاوے گی۔ غلط ثابت ہوئی اس لئے ضروری پایا گیا کہ اس بلائے بیدرمان کا بہت کوشش سے مقابلہ کیا جاوے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ یہ ایک ایسا مرض وبائی ہے جس کی حقیقۃ انسداد کرنی مشکل ہے مگر تاہم کوشش کرنے سے بہت کچھ ہو سکتا ہے مثال مشہور ہے ہمت مرداں مدد خدا۔ یعنی جیسا آپ اصحاب ہمت سے کمر باندھ کر کھڑے ہونگے تو خدا بھی آپ کی مدد کریگا۔ اس مرض کا دور دورہ چودہ سال سے ہے اس کی نسبت اس عرصے میں بہت سے علاج سوچے گئے ہیں جن میں سے مفصلۂ ذیل مفید ثابت ہوئے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان پر پورے طور پر عمل کریں۔

(۱) ٹیکا لگوانا

(۲) موش کشی

(۳) گھر سے نکلنا

(۴) طاعون زدہ محلہ یا گاؤں سے آمد و رفت بند کرنا۔

ان سب میں سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ٹیکا ثابت ہوا ہے اور جو لغو خیالات اُس کی نسبت غیر تعلیم یافتہ اشخاص میں پھیلے ہوئے ہیں کہ مضر صحت ہے اور ہر قسم کے نقصان پہونچاتا ہے بالکل بے بنیاد اور فضول ہیں بعض اشخاص کا یہ خیال ہے۔ کہ جو قسمت میں ہوگا وہ ہو کر رہیگا۔ اور قسمت کا مقابلہ تدبیر نہیں کر سکتی یہ بھی بالکل راست ہے کیونکہ ہم کو علم نہیں ہے۔ کہ ہماری قسمت میں کیا لکھا ہوا ہے۔ خداوند کریم نے ہم کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے کہ ہم اپنی بہتری کو سوچیں۔ اور محنت کریں نہ کہ قسمت پر ہاتھ باندھ کر بیٹھے رہیں۔ صاحبان اگر کسی شخص کی جھونپڑی یا مکان کو آگ لگ جائے تو کیا وہ اُس کے دور کرنے کی کوشش نہیں کریگا یا اگر کسی شخص کو پہلے سے خبر مل جائے کہ چور کسی مقررہ شب کو اُسکے گھر میں آوینگے تو کیا وہ شخص اس آنکھوں دیکھی کی بنا پر سو رہیگا اور چوروں کے مقابلہ کیلئے تیار نہیں رہیگا اسلئے اس بلائے آسمانی کے متعلق ہمارا بھی فرض ہے کہ متفقہ کوشش سے اسکے دفع کرنے میں ساعی ہوں گے

پرمیشور کے اختیار میں ہے۔ مگر اُمید کامل تو یہ ہے کہ اس حالت میں پرمیشور بھی ہمارا حامی ہوگا جب تک ہم خود ہی اپنے فرائض کی ادائیگی میں قاصر ہیں تو اس حافظ حقیقی سے اُمید کی تعمیر کرنا بالکل لاحاصل ہے۔ اس لئے ہمارا ہماری فرض یہ ہے کہ ہم متفقہ کوشش سے اس موذی کو نابود کرنے کی کوشش کریں۔ آپ صاحبان کو پورے طور پر معلوم ہوگا کہ پارسال موسمی بخار (جس کو ملیریا فیور کہتے ہیں) نے کس قدر نقصان پہونچایا۔ شاید تمام ضلع میں کوئی ایسا گھر نہیں ہوگا۔ کہ جس میں دو تین آدمی بخار میں مبتلا نہ ہوئے ہوں بعض بعض دیہات میں فصل تک درو نہیں ہو سکی۔ اور بعض میں فصل کا بڑا بھاری نقصان ہوا تھا اور خاص شہر لودیانہ میں کوئی ایسی دوکان یا مکان نہ تھا کہ جس میں ایک دوسرے کو پانی دینے والا رہا ہو اور اس وجہ سے شہر کی تجارت کو نقصان عظیم ہوا یہ موسمی بخار کثرت باران کیوجہ سے گڑھوں میں پانی جمع ہو جانے اور اُس پر مچھروں کے پیدا ہو جانے سے ہوتا ہے یہ مچھر جب جسم انسان پر کاٹتا ہے اپنا زہر یا مادہ چھوڑ جاتا ہے جس کا نتیجہ بخار ہوتا ہے۔ اس کے رفع کرنے کے لئے تدابیر ذیل باعث کامیابی ہونگی۔

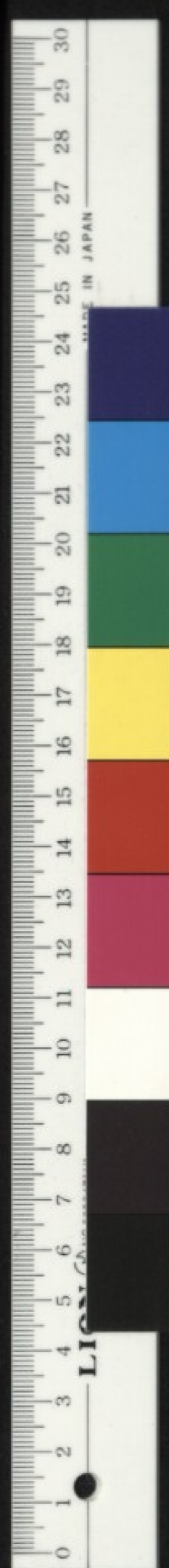
(۱) گندا پانی جس میں مچھر پیدا ہوتا ہے گاؤں کے ارد گرد نہ جمع ہونے دیا جاوے۔

(۲) بخار کے اثر کو جسم میں ترقی نہ کرنے دیں۔ تاکہ زیادہ زور نہ کر سکے۔

(۳) شہر میں نالیوں میں گندا پانی جمع نہ ہونے دیا جاوے اور اس موسم میں خاص توجہ صفائی پر ہونی چاہیے۔

(۴) اس بخار کے دفیعہ کے لئے کونین تیر بہدف ثابت ہوئی ہے آپ صاحبان کو پورا تجربہ ہوگا کہ کونین اس مرض کے لئے بڑی اکسیر ہے آپ صاحبان کو چاہیے کہ اس کا استعمال پورے طور پر وقت مقررہ پر کریں۔

دقت ہی تو یہ ہے کہ بوقت ضرورت ہر فرد و بشر کو دیہات میں کونین دستیاب نہیں ہو سکتی اسلئے امسال ہمارا یہ ارادہ ہے۔ کہ دیہات میں قبل از وقت مہیا کر دی جاوے اس



سے لئے سرکار عالیہ بہت ہی کم قیمت وصول کریگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دو چار روپیہ کی کونین چھوٹے چھوٹے دیہات کے لئے کافی ہوگی۔ اور یہ رقم آسانی سے ملبہ میں سے دی جا سکتی ہے۔ نمبرداراں کا فرض ہوگا کہ کونین باشندگان دیہہ میں بلاقیمت تقسیم کریں۔ اس طرح پر یہ عدم دستیابی رفع ہو جاویگی

اب رہا شہر لودیانہ اوّل تو یہاں شفاخانہ جات موجود ہیں۔ اور دوکانات پرائیویٹ طور پر کھلی ہوئی ہیں۔ مگر غالباً سرکار عالیہ کا منشا ہے کہ کفایتہ یہ بہم پہنچایا جاوے اس لئے یہ تجویز کیگئی کہ فی وارڈ چند معزز اشخاص کو کونین دیں ہدایت دیجاوے کہ وہ غریب لوگوں کو مفت تقسیم کریں اور ذی حیثیت اشخاص کے پاس قیمت پر فروخت کی جاوے اور سرکار بھی اس کا ذخیرہ ہیں کم قیمت کو کونین دے کر حصہ لینے کو تیار ہے۔ اگر آپ صاحبان بخار آنے سے پیشتر کونین کا استعمال کریں گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ بخار سے محفوظ رہوگے۔ ایک انگریزی مثل ہے کہ بیماری کے روکنے کی تدبیر کرنا علاج سے بہتر ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ صاحبان اس مثل کو ذہن نشین رکھکر اس پر پورے کاربند ہونگے۔

واردات کی نسبت جب سے ہم اس ضلع میں آئے ہیں ہمارے ملاحظے میں آیا ہے کہ دیہات میں نقب زنی بکثرت ہوتی ہے مگر بہت کم تعداد مقدمات کی ایسی ہوتی ہے کہ جس میں مجرم گرفتار ہو کر سزا پاتے ہیں۔ اس بارے میں ہماری رائے میں بہتر ہوگا کہ اس امر کی کوشش کی جاوے کہ لوگ مال کو نقب لگانیکا موقعہ نہ دیا جاوے۔ دیہات میں گو چوکیدار ہیں مگر ظن غالب ہے کہ چوکیداران اپنے فرض منصبی یعنی گشت وغیرہ کا پورا انجام نہیں دیتے اگر دیں تو واردات ہی کیوں ہوں چوکیداران گاؤں کے ملازم ہیں اور تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ ملازم صرف اسی قدر کام کرتا ہے جس قدر کہ اُس کے کرنے کے لئے کہا جاوے زیادہ ہرگز نہیں کرتا ہم ذیلداراں و نمبرداران کو تھوڑا سا اشارہ دیتے ہیں کہ نمبردار اور چوکیدار سست اور چور چست غالباً سال آئندہ میں ایسے انعامات بھی ان نمبرداران کو تقسیم کئے جاوینگے جنہوں نے اپنے گاؤں میں عمدہ نگرانی کر کے واردات نہ ہونے دی ہوگی

ایک خاص واقعہ کا جو اس منڈی میں ہوا ہے ذکر کرنا غیر مناسب نہ ہوگا وہ یہ ہے کہ ۲ تاریخ گزشتہ کو خان محمد ظفر خان تحصیلدار لودیانہ نے اپنی عزیز جان کو ایک شخص مسمی مصری پر قربان کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ واقعہ اس طرح پر ہے کہ اس شخص مسمی مصری نے اس منڈی سے ایک راس بیل خرید کیا جو اس سے چھوٹ گیا۔ اس بیل نے پہلے تین چار اشخاص کو زخمی کیا پھر جب مصری اُس کو پکڑنے لگا تو بیل نے اُس کو نیچے گرا لیا اور خود گھٹنے اس پر رکھکر مارنے لگا۔ اس نے شور و پکار کی۔ گو اس وقت قریباً چار پانچسو اشخاص وہاں جمع تھے۔ مگر ایک کا بھی حوصلہ نہ پڑا کہ اس غریب کی جان کو بچاتا۔ تحصیلدار صاحب نے شور سنکر حوصلہ کیا اور بیل کو سینگوں سے جا پکڑا۔ غریب مصری کی جان تو بچگئی۔ مگر خود اُسے مصیبت میں پھنس گئے۔ بیل نے سینگ تحصیلدار صاحب کے پیٹ میں مارا۔ اگر تحصیلدار صاحب نے بیل کو کشتی کر کے گرا دیا۔ گو ضرب سخت آئی۔ مگر بہادر تحصیلدار صاحب اسی طرح مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ پہلا ہی موقعہ نہیں ہے بلکہ اس سے پیشتر بھی یہاں کے چوڑہ بازار میں ایک بے تحاشہ گھوڑے کو معہ گاڑی بھاگتے ہوئے بڑی جوانمردی سے پکڑا تھا۔ اگر یہ اس کو نہ پکڑتے۔ تو کئی جانیں تلف ہوتیں تحصیلدار صاحب کی یہ ہمت مردانہ قابل تحسین ہے۔ اب ہم تقریر کرتے وقت اس قدر اور کہنا چاہتے ہیں کہ آپ صاحبان پر پوشیدہ نہیں ہے کہ ہندوستان اور پنجاب احاطے میں ایک قسم کی ہوا کچھ عرصہ سے چل رہی ہے جس کو ایک قسم کی ہوائے بدتمیزی کہا جا سکتا ہے۔ معلوم نہیں ہے کہ یہ ہوائے بدتمیزی کس طرح سے پاکیزہ دماغات میں سرایت کر گئی ہے۔ شکر ہے کہ ہمارے ضلع میں اس ہوائے بدتمیزی نے کچھ بہت اثر پیدا نہیں کیا اور اس وجہ سے ہمیں قوی امید ہے کہ ہمارے اصحاب ایسے بے سمجھ نہیں ہیں۔ کہ وہ ایسی بُری ہوا میں پھنسکر اپنے آپ کو غلیظ بنا دینگے مگر تاہم ہمیں ان کو آئندہ اس سے بھی زیادہ ہوشیار رہنا چاہئے۔ تاکہ کسی کو نکتہ چینی کا موقعہ نہ ملے اور اپنی وفاداری کی شہرت کو جو تمام دنیا میں مشہور ہے ملحوظ رکھیں۔

میں کیوں مسیحی ہوا

گزشتہ اشاعت سے آگے

اگر ہم اس الزامی دعوی کو تھوڑی دیر کے لئے منظور بھی کر لیں کہ بعض لوگ ان تینوں باتوں میں سے کسی نہ کسی کے لئے مسیحی ہوئے ہیں تو اب کس کا قصور ہے۔ ہر ایک عقل سلیم یہی جواب دیگی کہ یہ خطا اُسی خطاکار کی ہے جس نے کسی لالچ سے اپنے مذہب کو تبدیل کیا ہے۔ یہ قصور اسی قصوروار کا ہے نہ کہ خدا کا نہ کہ مسیح کا نہ کہ مسیحی کلیسیا کا۔ ایسا شخص مسیح کا نہیں خدا کا نہیں بلکہ اُسی کا بندہ ہے جسکے لئے وہ مسیحی ہوا۔ اگر دولت کے لئے تو وہ خدا پرست نہیں بلکہ زر پرست ہے۔ اگر جبر سے تبدیل مذہب کیا تو وہ طلب کا بندہ ہے زبردستی اُسکی دیوی ہے۔ جبر و تشدد اُس کے معبود ہیں اس سے اور خدا سے اُس سے اور مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر زن کے لئے دہرم کھویا تو عشق اُس کا قادر قیوم ہے اور وہ حسن و عشق کا پجاری ابدی زندگی کا بھکاری ہے وہ زن کا شیدا بزن کے لائق ہے۔ خدا سے اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مسیح کو اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور واضح رہے کہ ان تینوں قسموں کے لوگ صرف کافر ہی نہیں۔ بلکہ منافق ہیں۔ یہ پھولوں کا ڈھیر ہیں جس میں سانپ پوشیدہ ہے۔ یہ سونے کی صراحی ہے جس میں زہر قاتل بھرا ہے۔ یہ وہ خوشنما پیکر ہے جس میں گندے خیالات بھرے ہیں۔ الغرض یہ گندم نما جو فروش ہیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے انجیل مقدس میں یوں فرمایا ہے۔ تم پر افسوس ہے۔ کیونکہ پیالے اور رکابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو۔ مگر وہ اندر لوٹ اور ناپرہیزگاری سے بھرے ہیں۔ اے اندھے پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کر تاکہ اوپر سے بھی صاف ہو جاوے

اے ریاکارو تم پر افسوس ہے کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہوئی ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے ہو مگر باطن میں ریاکاری اور بدکاری سے بھرے ہوئے ہو۔"

اب ایک سبب اور ہے جو اصل بات ہے جو کچھ اعمال ہے جو واقعی امر ہے اور وہ کیا ہے؟ زیست۔ آہ اس کے بھوکے اور پیاسے چاہے کہیں بھی ڈھونڈا کریں مگر جب اتریں گے تو آب حیات کے چشمے پر۔ کتاب مقدس میں مسیح نے فرمایا ہے کہ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ یعنی خدا کے پاس نہیں جا سکتا۔" اب جو زیست کے بھوکے ہیں جو روحانی سیری کے امیدوار ہیں۔ جو خداتعالیٰ کے متمنی ہیں وہ تو اسی راہ کو ڈھونڈیں گے اور اسی کی تلاش میں سرگرم رہیں گے۔ بس جناب والا یہی میرا مقصد تھا جو گناہگار روح کو مشغول کے بعد حاصل ہوا جو خری وعیدہ ریزی سے مجھے ملا۔ اب میں ایسا شاد ہوں جیسا ہونا چاہیے۔ میں ایسا مطمئن ہوں کہ میرا ہی جانتا ہے۔ میں نے دفینہ پایا ہے لیکن زر و جواہر کا نہیں بلکہ تسلی۔ تشفی۔ اطمینان۔ فضل رحمت۔ برکت اور خدا کی محبت کا یہ دفینہ جو میں نے پایا ہے۔ اس خزانے سے بالکل جدا ہے جو لوگوں کو صاحب دولت۔ تونگر۔ مالدار کے لقب بخشتا ہے۔ کیونکہ یہ القاب چار دن کی زندگی کے ڈھکوسلے ہیں۔ اور اکثر یہ زر انسان کو خطرے کی وادی میں ڈھکیل دیتا ہے جیسے وثوق کے ساتھ آپ اوروں کا احوال دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کیسا کچھ اپنے خزانوں پر مغرور ہوا اور فرعون اپنی صولت اور حشمت پر کس قدر نازاں ہوا اور انجام کیسے افسوسناک ہوئے۔ برعکس ان کے میں دولت لازوال سے مالامال ہو کر اور گنجینہ نہانی پا کر خاکسار سربار حلیم اور فروتن بنایا گیا۔ علاوہ اس کے بہت سے مژدہ جانفزا سننے میں آئے اور پڑھے جن میں سے دو ایک پیش کش کرتا ہوں۔ مشتے نمونہ از خروارے۔

کتاب مقدس میں مرقوم ہے کہ "لیکن تم ایک برگزیدہ نسل شاہی کاہنوں کا فرقہ مقدس قوم۔ اور ایسی امت ہو خدا کی خاص ملکیت ہو تاکہ اس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔ پہلے تم کوئی امت نہ تھے۔ مگر اب خدا کی امت ہو۔ تم پر رحمت نہ ہوئی تھی مگر اب تم پر رحمت ہوئی ہے۔" اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے کہ "پس اب ان پر جو مسیح یسوع میں ہیں سزا کا حکم نہیں۔" اور اسی طرح کے بہتیرے وعدے مژدے تسلی۔ تسکین۔ تشفی اور اطمینان کے قول و قرار ہیں جن سے قلب مضطرب کو سکون اور غمزدہ مضمحل دلوں کو ڈھارس ہوتی ہے..... لکھنؤ۔ مقام ظہور بخش۔ باقی آئندہ

خاکسار احقر العباد منشی سعید شاہ صبر

مسیحیت کا اثر ہندوستان پر

اور

اُس کا غلبہ ہندوستانی مذہبی خیالات پر

جس طرح سے پادری والکی صاحب نے انجیل کی تعریف آدگرنتھ پر اور توریت۔ انجیل۔ اور بت پرستی مذہب کا اثر قرآن پر پادری ٹیزڈل صاحب نے ثابت کیا ہے ویسے ہی فی زمانہ ہندوستان کے تمام خیالات پہ انجیل اپنا اثر جما رہی ہے۔ نئے مذاہب صرف انجیل کی تاثیر کا ظہور ہے اور ان میں تمام اصلاحات انجیل کا جلوہ ہے۔ جس طرح قرآن اور گرنتھ میں انسانی طبائع اور خیالات کی غلطیاں بھی بھری پڑی ہیں۔ ویسے ہی اس وقت ہندوستان کے مذہبی ہادی اپنے اپنے ادیان میں انجیل کی پاک تعلیم کے ساتھ اپنے قدیم خیالات قائم کر کے اپنا ہی مذہب قائم رکھنا چاہتے ہیں اور یہ تاثیر صرف بڑے بڑے لوگوں پر ہی نہیں بلکہ عوام الناس پر بھی اپنا اثر دکھا رہی ہے۔ ملکی معاملات میں۔ علمی۔ سوشیل۔ مورل وغیرہ حالات میں انجیل زبان حال سے پکار رہی ہے کہ اے ہندوستان تیرا میرے بغیر گزارہ نہ ہوگا۔ دیکھئے کیسی عجیب اور حیرت کی بات ہے کہ تقویمی جنتری بابت سنہ ۱۹۱۱ء مطبوعہ کانپور میں ایک مختصر سا مضمون انسان کی تندرستی پر دیا گیا ہے جس میں صفحہ ۷ پر یوں مرقوم ہے:-

"مشہور ہے کہ حضرت موسیٰ کے وہ قواعد جو آپ نے تندرستی کے متعلق وضع کئے۔ اُن کی مذہبی تعلیم کا ایک قابل قدر حصہ بن گیا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ شاید یہ صحیح نہ ہو۔ کیونکہ بائبل میں بہت سے قوانین ہیں اور اس میں شائستگی۔ باہمی اتحاد کے قوانین بھی ویسے ہی ہیں۔ جیسے قوانین مذہبی۔ نیز اگر قانون صحت مذہب کا اصل بھی ہو۔ تو اس کا خیال اس کے قریب قریب ضرور کیا گیا ہے۔ سنٹ پال کہتا ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا جسم روح القدس کی ہیکل ہے۔ جو تم میں ہے۔ اور جو تم خدا کی طرف سے رکھتے ہو اور کیا تم نہیں جانتے کہ تم اپنے مالک نہیں ہو۔" یہ اصول ہے جس کے باعث ہمیں اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا اختیار نہیں۔ اور شریعت نے خودکشی کے گناہ کو قتل کے برابر بتایا ہے۔" جو عبارت تحت الخط ہے وہ مقدس رسول پولوس کے پہلے خط بنام قرنتیاں کے ۶ باب کے آخر میں ہے۔ وہاں رسول مقبول زناکاری کے گناہ اور اس کی پلیدگی کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے کہ "زناکاری سے بھاگو جتنے گناہ آدمی کرتا ہے وہ بدن سے باہر ہیں۔ مگر زنا کرنے والا اپنے بدن کا بھی گنہگار ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کی ہیکل ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے اور تم اپنے نہیں۔ کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو" اور ہمارے عزیز برہمو بھائی اپنے اخبار برہم پرچارک میں اعلیٰ روحانی خوبیوں اور نظارے کے وقت مبارک انجیل ہی کا اقتباس کرتے ہیں۔ اگر ذرا اور غور کی نگاہ سے دیکھا جاوے تو یہ ہمارے آریا دوست درپردہ اسی راہ پر چلے آ رہے ہیں اور مرزائی صاحبان کا تو گذارہ ہی مسیح پر ہے۔ اگرچہ وہ ایک خاطی گناہگار مرزا کو وہ پاک صفات دیکر اپنے دلوں کو جھوٹی تسلی دیتے ہیں۔ جو حاجتمند اور گنہگار روح کے لئے طفل تسلیاں

سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ مگر اب حقیقی مسیح وہاں بھی کام کر رہا ہے۔ باقی آئندہ۔

ملک کنعان کی سیر

ہر ایک ٹکٹ پر فیس کورٹ لگایا جاتا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ علاوہ کرایہ ریل کے ہر مسافر سے ٹکس بھی وصول کیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی سلطنت کی لہریں ہیں۔ یہاں مجھے ایک شخص مسیحی جان نامی بھائی ملا جس نے بیان کیا۔ کہ اس ملک میں مسیحیوں پر بھاری جزیہ لگا ہوا ہے۔ چونکہ حکم ہے کہ ہر شخص سپاہ گری سیکھے مگر مسیحیوں سے فوجی خدمت نہیں لی جاتی اسلئے اُن سے فی کس ایک پونڈ یعنے ۱۵ روپیہ سالانہ فی مرد جزیہ لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسیحی یہاں سے غیر ممالک میں جانا چاہے تو جب تک ضمانت نہ دیوے جا نہیں سکتا۔ ضمانت اس بات کی کہ اس کا سالانہ جزیہ گورنمنٹ کو ادا کیا جائیگا واہ اسلامی سلطنت۔

راہ میں نہ کسی سٹیشن کا پلیٹ فارم تھا اور نہ سٹیشن کا نام لکھا تھا۔ دمشق سے درا تک ۳ سٹیشن ہیں جو حجاز ریلوے کا جنکشن ہے۔ یہاں سے ایک شاخ مکہ کو جاتی ہے دوسری ہائفہ کو راستہ میدان ہے۔ کہیں درخت کا نام نہیں چلتی ریل میں کہیں کہیں زمیندار گھوڑوں اور بیلوں سے ہل چلاتے دیکھے۔ ایک سٹیشن کی چھت پر بڑے بڑے پتھر رکھے ہوئے دیکھے معلوم ہوا کہ یہاں آندھیاں بڑی سخت آتی ہیں کہ چھتیں اُڑ جاتی ہیں۔ اس لئے پتھر رکھے ہیں کہ کہیں مکان کی چھت نہ اُڑ جائے۔ یہاں ایک شخص بوری بھری روٹیوں کی بیچنے کو لایا روٹی کیا تھی بھینس کے اوپلے کی مانند۔ (ریلی ڈھکلا) میں نے اُسے کہا کہ مجھے اتنی بڑی روٹی نہیں چاہیے۔ تب اُس نے ایک آدھی روٹی توڑ کر مجھے دے دی۔ ہائفہ سے یہ لائن دشوار گذار پہاڑوں اور وادیوں سے گذرتی ہے جبتک کہ جھیل گلیل کے کنارہ پر نہیں پہنچی۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

جسم کو میرے خدا نے شکل بخشی دار کی
گویا میں خود ہی ہوں اک تصویر اپنے یار کی

کرچکا ہوں اب تو اپنے دل کو میں وقف مسیح
اب جگہ اس میں نہ ہوگی اُلفت اغیار کی

آستانِ پاک پر مدت سے ہوں میں سرنگوں
آرزو بر آئے یارب طالب دیدار کی۔

اے ولا بیکار ہے دنیا و دولت کی ہوس
اس کب اُلفت کسی کو آئی اس مُردار کی

آپ ہی عامل نہ ہو تو پند پھر کس کام کا
کون سنتا ہے نصیحت ناصح مکار کی۔

مینے سچے دل سے جو مانگا خُدا سے مل گیا
کبھی کچھ بحث کی میں نے نہ کچھ تکرار کی

ذکر رہتا ہے ترا ہی لب پہ ذاکر کے مدام
اے مسیحا لے خبر اس ہجر کے بیمار کی

راقم تامس شیرنگ ذاکر۔ (میرٹھی)

رجسٹری خطوط کا محصول کم ہو پنجاب چیمبر آف کامرس نے اپنے سالگزشتہ کی رپورٹ میں منجملہ دیگر امور کے خطوط ڈاک کے رجسٹری کی فیس کم کرنے کی بابت بھی گورنمنٹ سے خواہش کی ہے اور بتایا ہے کہ اسے لوگ پسند کرینگے اور سررشتہ ڈاک کی آمدنی بھی بڑھ جاویگی۔ بے شک رجسٹری خطوط کی فیس میں کمی ہونی چاہیئے۔

ش پیسہ اخبار ہفتہ وار

مضامین

محنت

سٹر فی سمتھ صاحب فرماتے ہیں کہ ہر ایک شخص کو مصروف رہنا چاہیے اور صرف مصروف رہنا ہی کافی نہیں بلکہ ایسے کاموں میں لگے رہنا چاہیے کہ جو اعلیٰ سے اعلیٰ ہماری طاقت کے اندر ہونے ممکن ہیں اور اس اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کرنا چاہیے کہ ہمیں نے اپنی زندگی کا بہترین استعمال کیا ہے۔" محنت عملی چال چلن کے لئے سب سے عمدہ مدرس ہے۔ اس سے انتظام خود ضبطی۔ توجہ۔ مستقل مزاجی وغیرہ وغیرہ عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ محنت ہر ایک شخص کو اپنے خاص پیشے اور زندگی کے دیگر معاملات میں خاص قابلیت عطا کرتی ہے۔ غرضیکہ محنت ہماری زندگی کا مقصد اصول ہے۔ اور یہ ایک زندہ اصول ہے جو ہمیشہ بنی نوع انسان کا قدم آگے کی طرف بڑھائے رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک محنت بطور ایک بوجھ اور سزا کے معلوم دیتی ہے لیکن دراصل یہ محنت ہی ہے کہ جو ہمارے سامنے ترقی اور عزت کا دروازہ کھولتی ہے۔ تمام وہ خاص صفتیں اور خاصیتیں جو انسان کی ترقی کا موجب ہیں محنت سے ہی ظہور میں آتی ہیں۔ اگر محنت کی عادت آج دنیا میں سے اُٹھ جاوے تو کل انسان فی الفور روحانی عوارض کا شکار ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ بیکاری ہی انسان کے لئے ذلت اور بے عزتی ہے نہ کہ محنت۔ بیکاری انسان کے دل کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح لوہے کو زنگ جب سکندر اعظم نے اہل فارس پر فتح پائی اور اُسے اُن کے عادات و اطوار کے مشاہدہ کرنیکا موقعہ ملا تو یہ کلمات اُس کی زبان سے نکلے۔ "شاید یہ لوگ اس اصول سے بالکل بے خبر معلوم ہوتے ہیں کہ عیش کی زندگی ہی سب سے بڑھکر غلامی کی زندگی ہے"۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

بچے کا گوشت اور منتر جنتر تنتر

پچھلے دنوں میں اٹاوہ میں ایک بچہ کی لاش کے متعلق چند ایک گرفتاریاں ہوئی تھیں پولیس تفتیش میں مشغول تھی۔ آخر مقدمہ عدالت میں پہونچایا گیا۔ اُن میں سے بابا شیو شنکر داس کا بیان بڑا عجیب ہے۔ یہ بیان غازی آباد کے تحصیلدار کے سامنے دیا گیا۔ بابا شیو شنکر داس نے کہا کہ میں ڈیڑھ سال سے ایک مندر میں جو جمنا اور اٹاوہ کے درمیان ہے رہتا ہوں۔ کرشن راؤ برہمن اور اُس کے ماتا اکثر جمنا آتے جاتے میرے پاس ٹھہرتے تھے۔ ایک دن دونوں میرے پاس آئے۔ دیو دیال گھاٹ بھی میرے پاس بیٹھا تھا۔ کرشن راؤ کی ماتا نے جسکا نام مجھے یاد نہیں کہا کہ کوئی ایسا اپاؤ بتلاؤ جس سے میرے پتر کے گھر لڑکا پیدا ہو۔ دیو دیال نے کہا کہ بہو کو بچے کا گوشت کھانیکو دیا جاوے تو لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ کرشن راؤ کی ماتا نے کہا کہ وہ اُس کا بندوبست کرے گی۔ اُس کے بعد دونوں ماتا پتر چلے گئے۔ اُس کے بعد گزشتہ بڑی دیوالی پر کرشن راؤ کی ماتا نے اپنے نوکر بھیجنا مل کے ذریعہ مجھے بلایا۔ میں اُس کے گھر ۹ بجے گیا اور دیکھا کہ لیشور دیال۔ پربھو دیال۔ دیو دیال بیجنا تھے۔ کرشن راؤ کی ماتا اور چنکیا کہارن وہاں جمع ہیں۔ ایک دو یا ڈھائی برس کا بچہ بے ہوش پڑا ہے۔ وہاں پر چراغ جل رہا تھا میں نے پربھو دیال سے پوچھا کہ لڑکا بے ہوش ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کو بھنگ پلائی ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کس کا پتر تھا۔ میں نے اُن کو چوکا بنانے کے لئے کہا۔ کہارن نے چوکا لگایا۔ اور میں نے پوجا کی اس کے بعد بچہ کو چوکا میں بٹھایا گیا۔ دیو دیال۔ اور پربھو دیال دونوں نے اُسکو پکڑے رکھا۔ پوجا ختم کرکے میں چوکا سے باہر نکل آیا اور اُن سے علیحدہ ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر دیو دیال اور پربھو دیال نے بچے کا گوشت کاٹا۔ ایک پیالہ میں تھوڑا سا ہو لیا گیا۔ بچہ پہلے رویا۔ شاید پھر وہ مر گیا۔ بچہ ابھی سسکیاں لے رہی رہا تھا کہ میں چلا آیا۔ وہاں دو چاقو تھے۔ ایک دیو دیال کے ہاتھ میں اور دوسرا پربھو دیال کے ہاتھ میں۔ میں صرف پوجا کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ دیو دیال جنتر منتروں سے جنتر کئے جن میں سے ایک پربھو دیال کی بہنی کو دیا گیا اور دوسرا کرشن راؤ کو۔ یہ جنتر منتر یا جادو کی تجویز پربھو دیال نے بتلائی تھی جو اکثر جنتر منتر کی مشق گھاٹ پر کیا کرتا ہے۔ دیو دیال نے پکڑ کر پربھو دیال اور لیشو دیال کو کہا کہ بچہ کو کہیں پھینک دو میں اکیلا اُن کو چھوڑ کر چلا آیا میرے ساتھ کوئی نہیں آیا۔

بابا شیو شنکر داس پھر ۲۱ تاریخ کو مسٹر ولز کے سامنے پیش ہوا اور اُس نے ۲ تاریخ کو ذیل کا بیان مجسٹریٹ جو بجے چھوٹے لعل کے سامنے دیا نہیں میں نے نہیں کیا وہ بیان غلط لکھا گیا ہے۔ میں نے یہ بیان نہیں دیا۔ میرے انگوٹھہ کے نشان بہت سے کاغذات پر لئے گئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے انگوٹھہ کا نشان بیان پر ہے یا نہیں۔

۱۳ تاریخ کو تمام ملزم سشن سپرد کئے گئے اور اُنہوں نے اُن کو بے قصور قرار دیا۔

پٹیالہ میں تمباکو وغیرہ کی حکماً ممانعت

ہفتہ گزشتہ میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے حکم سے تمام مقامات میں مشتہر کیا گیا ہے کہ جو لڑکی یا لڑکا ۱۸ برس سے کم عمر کا کسی قسم کا نشہ مثلاً تمباکو چرٹ شراب وغیرہ استعمال کریگا اُسے ۱۰ روپیہ جرمانہ یا پندرہ روز قید یا دونوں سزائیں دیجائیں گی اور اگر کوئی شخص اُن لڑکوں کو تمباکو شراب وغیرہ مہیا کرے گا تو اُسے ۵۰ روپیہ جرمانہ یا ایک مہینہ قید یا دونوں سزائیں دیجائیں گی یورپ کے کئی ممالک میں قانوناً کسی نابالغ شخص کے ہاتھ منشیات کا فروخت کرنا جرم ہے اور اسبارہ میں دربار پٹیالہ نے یورپ کی تقلید کرکے اپنی ترقی پسند طبیعت کا ثبوت دیا ہے۔

ڈاک میں بھیجی ہوئی کتابیں دیکھی جائینگی

ڈاک خانہ کا ایک خاص سرکلر شایع ہوا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اب جتنی کتابیں یا پیکٹ وغیرہ طالب علموں اور گاؤں کے پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کی جائیں گی وہ مجسٹریٹ کے پاس بھیج دی جایا کریگی نیز تمام اشیاء مشتبہہ کا کھولکر امتحان کر لیا جایا کریگا۔ یہ خبر قصبہ فریدپور کے متعلق ایک بنگالی اخبار نے لکھی ہے جو اگر سچ ہے تو واقعی کمال حیرت انگیز خبر ہے کیونکہ ہزار ہا کتابیں اور پیکٹ طلبا کے نام بذریعہ ڈاک آتے ہیں مجسٹریٹ اُن کا کیسا معائنہ کر سکیگا۔ ہاں مشکوک پیکٹوں کا کھولا جانا اور بات ہے اور اس میں کچھ معقولیت بھی ہے۔

ایک سنہری رائے

اینگلو۔ انڈین۔ (یوروپین ویورشین) کانفرنس جو الہ آباد پچھلے دنوں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں ایک ڈیلیگیٹ مسٹر منرو نامی نے کہا ہمیں ہندوستان میں یورپین عزت کا پایا بلند کرنا چاہئے اور برطانیہ کا وفادار رہنا چاہئے ساتھ ہی ہمیں ہندوستانیوں کا پایہ بھی بلند کرنا چاہئے۔ کیونکہ اُن کیساتھ میل جول ہمارا ایک فرض ہے نہ کہ بموجب شرم۔ ہندوستان ہماری پیدائش گاہ ہے اسی ملک میں ہمیں مرنا ہے۔ دیکھکر مجھے حسرت ہوتی ہے کہ اینگلو انڈین اصحاب کے سلوک اور ہندوستانیوں کی رفتار و گفتار میں اصلاح ہو رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے



کو بعض انگلو انڈین ہندوستان کا ذکر ایسے الفاظ میں کرتے ہیں کہ وہ گویا ہندوستان کے فرزند ہی نہیں ہیں۔ یہ مسٹر مزدو کوئی بڑے نیک دل شخص معلوم ہوتے ہیں۔ جو یورپینوں اور ہندوستانیوں کے تعلقات کو عملی طور سے بہتر بنانا چاہتے ہیں اور اس امر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ نہ صرف ہندوستانی بلکہ یورپین لوگ بھی اسبات کو سمجھیں کہ ہندوستان جس میں وہ رہتے سہتے ہیں اُن کا مادری وطن ہے اور اُس کیساتھ محبت کرنا اُن کا مقدس فرض ہے۔

سرحدی کمیشن

امیر صاحب نے ایک کمیشن مقرر کی ہے کہ سرحدی تنازعات کا فیصلہ کرے۔ کیونکہ کچھ عرصہ سے سرحد پر دونوں طرف ڈاکہ زنی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ کبھی اس طرف کے پٹھان افغانی علاقہ میں اور کبھی افغانی علاقہ کے سرحد ہندوستان پر لوٹ مار کرتے ہیں۔ اس لئے ایک مشترکہ کمیشن مقرر ہوگی۔ تاکہ قرار دے کہ ہر ایک بات کے جداگانہ ذمہ وار کس کس علاقہ کے لوگ ہیں اور اُن کو کیا سزا ملنی چاہئے گورنمنٹ ہند کے قائمقام اس کمیشن میں شریک ہونگے۔

بھائی کا بھائی قاتل

لاہور کے نزدیک اسٹیشن فرنگ ہے۔ اس جگہ ایک محمدی فیروز الدین نے اپنے بھائی محمد الدین جو کہ انارکلی میں بود و باش کرتا تھا دعوت کے بہانہ اپنے گھر پر بلایا۔ اور شراب میں زہر ملا کر حوالہ کیا۔ جب اُس کا بھائی بے ہوش ہوگیا تو اُس کو وفادار بھائی نے دریا راوی میں ڈوبنے کے خیال سے وہاں لے جانا چاہا اور اُس کا بہانہ یہ بنایا کہ وہ اس کو ڈاکٹر کے پاس لے جائیگا۔ لیکن جب یہ محمدی اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اپنے بھائی کو کوٹھے پر لے گیا اور اپنے بھتیجے سردار محمد کی مدد سے اُسکو قتل کیا اور اسی رات اسی جگہ دفنا دیا۔ جب پولیس کو اس معاملہ کا پتہ لگا تو اس نے لاش کو جا نکلوایا۔ ڈاکٹری معائنہ وغیرہ ہو کر فیروز الدین اور سردار محمد پر مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے میاں فیروز الدین کو اس کارِ خیر کے لئے پھانسی کا اور سردار محمد کو ساری عمر کالا پانی کا حکم ملا۔ اس کا اپیل چیف کورٹ میں وار تھا جہاں سے عدالت ماتحت کا حکم بحال رہا۔

آئندہ مردم شماری کی تفصیل

گزٹ آف انڈیا میں مندرجہ ذیل شائع ہوا ہے۔ سرکار انگریزی نے پنجاب کے آئندہ مردم شماری کے لئے رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول کو پراونشل سپرنٹنڈنٹ منتخب کیا ہے۔ مردم شماری ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء شکروار کی رات کو شروع ہوگی۔ یہ تاریخ مردم شماری کے لئے خاص وجوہات کے باعث رکھی گئی ہے۔ پندرہ مارچ کی رات کو پوران ماشی ہوگی اور دس مارچ کو مردم شماری کرنے والوں کو چاندنی رات کے باعث سہولیت ہوگی۔ اس کے قریب تاریخوں پر بیاہ شادیوں کے شگن وغیرہ بھی نہیں ہونگے۔ اور نہ ہی کوئی بڑے میلے منعقد ہونے والے ہونگے۔ ان تاریخوں پر صرف دو میلے ہولا اشٹمی اور ایکادشی کے ہیں جن پر خیال ہے کہ لوگ اپنے گھروں سے غیر معمولی طور پر غیر حاضر نہیں ہونگے ممالک متحدہ کے کمشنر نے ان تاریخوں پر مردم شماری ہونے پر اعتراض کئے ہیں کہ بوجہ فصلوں کے یہ تاریخیں ٹھیک نہیں ہیں اور دیسی ریاستوں نے بھی میلوں کے ہونے کی وجہ سے اعتراض کیا ہے۔ باقی تمام لوکل گورنمنٹیں ان تاریخوں پر مردم شماری ہونے پر متفق الرائے ہیں۔ جنگلوں صحراؤں اور پہاڑی علاقوں میں رات کے وقت مردم شماری نہیں ہو سکیگی اور اس حالت میں مردم شماری بجائے رات کے ۱۱ مارچ کی صبح کو ہوگی

دولہا دلہن کا ناک کاٹنا

بہاولپور ریاست سے ایک عجیب مقدمہ کی خبر آئی ہے کہ ایک محمدی عورت نے اپنی ذات کے علاوہ کسی دوسری ذات کے آدمی کیساتھ رشتہ کر لیا اور شادی ہو چکنے کے بعد وہ رشتہ دار جو اُس سے ناراض تھے اُس کے گھر پر گئے اور دولہا اور دلہن کی ناک کاٹ کر بھاگ گئے۔ پولیس میں خبر دی گئی اور گرفتاریاں کی گئیں اور سب ملزم بہاولپور میں لائے گئے ہیں۔ جہاں پر ان کا مقدمہ شروع ہوگا

سول اینڈ ملٹری

لنڈن میں مشرقی زبانوں کا مدرسہ

ناظرین کو اس خبر کے معلوم ہونے سے اطمینان ہوگا کہ آخرکار صاحب زیر ہند نے لارڈ ماریے کی کمیٹی کی رپورٹ کی بنا پر لنڈن میں مشرقی زبانوں کی ایک ڈیپارٹمنٹل کمیٹی مقرر کر دی ہے جس کے صدر لارڈ کرومر جیسے تجربہ کار شخص ہونگے۔ ہاں وہی لارڈ کرومر جن کی عمر کا ایک بڑا حصہ مصر میں گذرا ہے۔ جن لوگوں نے یورپ کا سفر کیا ہوگا وہ ناواقف نہیں ہیں کہ برلن اور پیرس میں تو مشرقی زبانوں کی تعلیم کی طرف وہاں کی گورنمنٹیں متوجہ ہوں اور ان مقامات میں مشرقی زبانوں کا وجود نہ ہو شاید کسی ایسے ہی مدرسہ کی عدم موجودگی کا باعث ہو یا قدرتاً قوم انگریزی کی دیگر زبانوں سے کم اتفاقی اس امر کا موجب ہو کہ بمقابلہ یورپ کی دیگر اقوام مثل اہل جرمن و روس و فرانس وغیرہ کے انگریزوں کے سیکھنے میں بہت کم ممتاز ثابت ہوئے ہوں ممکن ہے کہ اس کے وجوہات یہ ہوں کہ انگریزوں کی قوم نہایت دولتمند اور کامیاب سوداگر قوم ہے اور یہ کہ زیادہ سے زیادہ زبانیں سیکھنا دولتمند بننے میں مدد نہیں دیتا۔ ضرورت کیمطابق تھوڑی بہت غیر زبان سیکھکر کام چلا لیا　　پیسہ اخبار

شملہ میں کتوں پر ٹیکس لگایا گیا ہے وہ فی جانور چار روپیہ سے دس روپیہ تک قرار دیا گیا ہے۔

گلدستہ اخبار

تبت کے صدر مقام لاسہ سے اور بھی چند لاما ہندوستان آئے وہ کہتے ہیں کہ دلائی لامہ کی جائیداد ضبط نہیں ہوئی

کلکتہ کے انجمن سائنس کی طرف سے اب کے سال ۱۱ طلبا تحصیل علوم کے لئے ممالک مغربی کو بھیجے جائیں گے

سیرام پور (بنگالہ) میں ہندو مسلمانوں کے درمیان بلوہ کا خوف ہو۔ لہذا پولیس اضافہ کی گئی۔

بنگالہ کے دیسی و یورپین لیڈیوں نے حضور لیڈی منٹو کو ہیرے کے بروچ کا ایک قیمتی تحفہ پیشکش کیا۔

پٹیالہ سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ سردار گورمکھ سنگھ بہادر سی آئی۔ای رئیس اعظم فوت ہو گئے ۷۲ سالہ تھے۔

جنرل چنگ چانگ نے جو کہ ملک چین کے جنگی محکمے کے وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ ایک اخبار کے نامہ نگار سے ملاقات میں فرمایا کہ اب میرا ارادہ ہو کہ چین میں جنگی سپاہی کا کام ہر ایک شخص کچھ دن تک ضرور کرے۔ جنگی تعلیم بھی تمام سکولوں میں دیجاوے۔ آپ کہتے ہیں کہ اگر آپ اس کام میں کامیاب نہ ہونگے تو وہ اپنے عہدے سے استعفا دیدینگے۔

نیویارک (امریکہ) سے خبر ملی ہو کہ آربی ٹریشن لیگ میں درس دیئے گئے جن سے ظاہر ہوا کہ تمام ممالک اس امر پر راضی ہیں کہ سلطنتیں جنگی سامان تیار کرنا روک نہیں سکتی ہیں۔ پریسیڈنٹ ٹافٹ نے فرمایا کہ جنگی سامان صلح قائم رکھنے کے لئے ایک ضروری آلہ ہے۔

مس کارروسی۔ ایم ایس کا بیان ہو کہ نوسیپا گجرات میں خدا نے بڑی برکت دی۔ ماہ جنوری میں وہاں ایک بڑا اشتہار مستقیم ہوا اور دوسرے دن قریب ۸۰ اشخاص عشائے ربانی میں شریک ہوئے۔

جاپان کے جیلخانوں میں بھی دینی خدمت ہوتی ہے۔ ٹوکاچس (جاپان) میں ۷۰۰ قیدیوں میں پانچ پرسبٹیرین مشنری کام کرتے ہیں۔ عنقریب ہر ایک کے پاس اپنی بائیبلیں ہیں اور وہ بالاروک ٹوک انکا مطالعہ کرتے ہیں۔

سی اول (کوریا) میں مسیحی دین کی بڑی ترقی ہوئی ہو وہ ۲۰ برس ہوئے کہ بالکل بت پرست ملک تھا۔ پر اب عنقریب وہ مسیحی ملک ہوتا جاتا ہے۔ فی الحال عورتوں کی مجلس میں ۱۰۰۰ عورتیں اور مردوں کی جماعت میں ۱۴۰۰ آدمی حاضر تھے۔

امریکن صوبجات پیرو و اکواڈور کے درمیان لڑائی چھڑنے کا خوف ہو۔ دونوں جمہوری سلطنتیں ہیں اس کی وجہ سرحدی تنازعات ہیں دشمنی سخت ہو۔ پیرو میں بحری و بری فوج تیار کر رہے ہیں۔

علاقہ سمالی لینڈ کے خالی کرنے کی حکمت پر ہوس آف لارڈز میں لارڈ کرزن نے بڑے زور سے اعتراض کیا اور کہا کہ وہاں کی دوست حاقوموں کیا کہیں گی۔ تمام عرب خاک میں ملجائیگا ۲۵ سال کا کام ملیامیٹ کر دیا گیا ہے۔ لارڈ کرزن نے کہا کہ کوئی ماہر اہل الرائے اس کی تعریف نہ کریگا۔ لارڈ کریوی نے اس اعتراض کو فضول ٹھہرایا۔

چین میں ایک یونیورسٹی قائم کرنے کی بڑی تیاری ہو رہی ہے۔ کسی فیاض اور دریا دل نے جن کا اسم گرامی مسٹر موڈی ہے ۵ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ اس کار خیر کے لئے دیا ہے۔

ریاست کشمیر میں ایک مسلمان خانسامان پر گئو ماس منگوانے کا مقدمہ قائم ہے ملزم کا نام خدا بخش ہے۔

مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ تا تصفیہ اپیل پانچ ہزار کی ضمانت پر رہا ہیں۔ ایک روز بعد ضمانت منظور ہوئی

گورنمنٹ پریس ملتان کے ۸ سو قلیان نے کام چھوڑ دیا ہو وہ محکمہ کتابی کے منیجر سے ناراض ہیں۔

ڈھاکہ میں ایک سب انسپکٹر نے حسین نامی ایک پرتاپ گڈھ کے شخص کو گرفتار کیا اس پر ایک عورت کے قتل کا جرم ہے مقتولہ کے زیورات بھی اس کے پاس سے برآمد ہوئے۔

چٹاگانگ میں دوپہر کے وقت تین بجے سخت زلزلہ آیا چند عمارتوں کو نقصان پہونچا ہے۔ ایک ہلکا جھٹکا باریسال کو بھی لگا تھا۔

لوکل

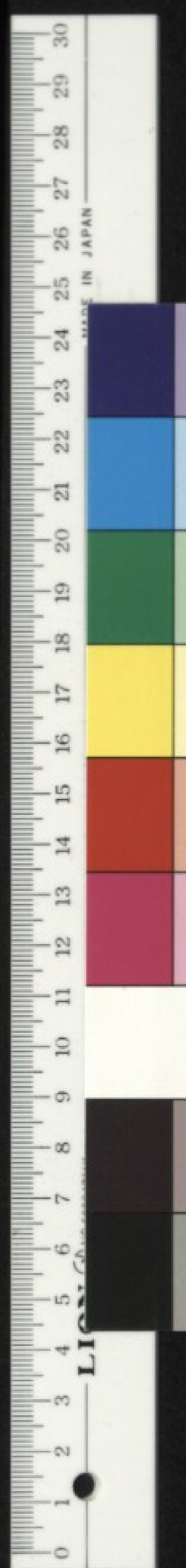
میلہ مویشیاں ۴ اپریل ۱۹۱۰ء سے ۹ اپریل ۱۹۱۰ء کو زیر اہتمام جناب خان محمد ظفر خاں صاحب مروت رئیس اعظم تحصیلدار صاحب لودیانہ منعقد ہوا۔ میلہ کا انتظام نہایت ہی تسلی بخش رہا امسال قریباً ۱۶۰۰ روپیہ آمدنی ہوئی۔ گذشتہ سال ۱۳۵۱ تھی امسال بنسبت سال گزشتہ قریباً نصف رہا یہ سب خان صاحب کے حسن انتظام کا نتیجہ ہو ۹ اپریل کو بوقت سوا نو بجے دن کے ٹون ہال لودیانہ میں ایک گرانڈ دربار ہوا۔ آجتک ایسا دربار یہاں کبھی نہیں ہوا۔ ہم بطور رپورٹر دربار میں موجود تھے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی سپیچ جو نہایت ہی پر تاثیر ہے حرف بحرف برائے اندراج ارسال ہے۔

مورخہ ۱۸ اپریل کو امتحان انٹرنس کا نتیجہ نکلا۔ بڑی خوشی کی بات ہو کہ کرسچین بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ کا نتیجہ نہایت تسلی بخش رہا یعنی ۴ امیدواران سے تین کامیاب ہوئے یعنی ۷۵ فیصدی نتیجہ رہا۔ یہ صرف ہمارے مہربان پادری ای۔ ای فائیف صاحب پرنسپل و این سی گھوس صاحب ہیڈماسٹر کی لگاتار۔ اور سعی بلیغ کا نتیجہ ہے ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ضلع لودیانہ میں اور کسی سکول کا اب اچھا نتیجہ نہیں رہا۔

راہ ہاکشن لوکل کارسپانڈنٹ

انٹرنس امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ شہر کے ۴ اسکولوں کا نتیجہ ذیل میں ہے۔

۱ گورنمنٹ ہائی اسکول ۳۲ میں سے ۱۸ پاس ہوئے جن میں ۵ ابھی زیر تجویز ہیں۔ ۲ مشن ہائی اسکول ۲۳ میں سے ۱۲ پاس ہوئے جن میں ۳ ابھی زیر تجویز ہیں ۳ آریہ ہائی سکول



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کافنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیمونکو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۱ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہی اور اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہی رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	عہ
ہندوستان پنجاب "	عاؔر
غیر ممالک سے "	ہجر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عاؔر	ہجر	ے
چوتھائی کالم	ہجر	ے	عے
نصف کالم	ے	عے	معے
پورا کالم	عے	معے	سے
پورا صفحہ	سے	معے	لعے

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مُفت نہیں بھیجی جائینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُن کو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کُتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُن پر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اُردو بڑے حروف کے جلد کپڑا	۱عصر
رومن اُردو معہ راگ	ہجر
رومن اُردو کاغذی جلد . . .	۸ر
شبد و غزلیں فارسی اُردو .	۹ پائی
ایضاً گورمکھی	۶ پائی
ایضاً ہندی	۶ پائی

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۹۱۱ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ ر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ر ۳ یا زیادہ للعہ ر کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو کونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہی قیمت رکشا للعہ سے ماصہ تک کرو کونول لعہ ر

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ محصولڈاک علاوہ + اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے کل فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہی پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہی

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہی کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہی یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہی۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہی کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہی کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ازحد مُفید ہیں +

جو صاحب لکھنا چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست بر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہو۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پانچہزار (۵۰۰۰) روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک

ممیرے کا سرمہ

کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جونکہ یہ اسی مطلب کے لئے جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ابتدائی سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپئے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر پروفیسر مہیا سنگھ آہلووالیہ۔ مقام جنڈیالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے۔

۱۔ جناب سردار صاحب تسلیم! میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ہر روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خاں خلف نواب یٰسین محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال۔

۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار مہیا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لعل کھوسہ رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۳۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار مہیا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر ناخونہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمے میں کوئی کیمیائی نسخہ نہیں ہے اس لئے ہر کس کیلئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈی۔ ایم۔ سانگلے صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ (امرتسر)

۴۔ ہم میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار مہیا سنگھ صاحب نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں اُن سب کو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ہر طرح پر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے و دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمے سے فیضیاب ہو کر فایدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔

۵۔ جناب پروفیسر سنگھ صاحب تسلیم! میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فایدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی آپ کا سرمہ متبلاء امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوا نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور جگت پال سنگھ صاحب بہادر ریاست بھگوال اودھ

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤد کی ہرا اور چھپا اور شایع ہوا۔

